



سوال

(244) ننگے سر نماز پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ننگے سر مرد کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔ میں نے مسعودی ایس سی کا ایک پمفلٹ پڑھا، اس میں لکھا ہے کہ نبی کریمؐ نے نے کبھی ننگے سر نماز نہیں پڑھی اور جابر والی روایت ثابت ہی نہیں۔ برائے مہربانی قرآن اور حدیث کے مکمل دلائل سے وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں ستر ڈھانپنا واجب ہے اور کندھوں پر بھی کسی چیز کا ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ کپڑے شریعت میں ضروری طور پر ثابت نہیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک کپڑے میں بھی نماز پڑھی ہے جیسا کہ سیدنا جابر سے مروی ہے۔ ایک دن ایک کپڑے کو جسم پر لپیٹ کر نماز پڑھ رہے تھے جبکہ دوسرا کپڑا قریب رکھا ہوا تھا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو کسی نے کہا، آپ ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کر رہے ہیں جبکہ دوسرا کپڑا آپ کے پاس موجود ہے۔ انہوں نے کہا ہاں میں چاہتا ہوں کہ تمہارے جیسے جاہل مجھے دیکھ لیں۔ (رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلیٰ حکذا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ (بخاری شریف، کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ بغیر رداء) بخاری شریف میں ہی ایک دوسری روایت میں ایک کپڑے میں نماز کی کیفیت بیان کی گئی ہے (قد عقدہ من قبل قفاه) کپڑے کو اپنی گدی پر باندھا ہوا تھا۔ (یعنی سر پر کچھ نہ تھا) دوسری دلیل؛ عمر ابن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (یصلیٰ فی ثوب واحد مشتملاً بہ بیت ام سلمة واضعاً طریفہ علی عاتقیہ) اور مسلم شریف کی روایت میں متوشعاً کے الفاظ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے تھے اس کے دونوں کنارے لپٹے کندھوں پر باندھے ہوئے تھے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر وہ کپڑا نہ تھا۔

ہاں! عورت کی نماز ننگے سر نہیں ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

((انقل صلوٰۃ عائشہ الامبار)) (المودودہ ترمذی، صحیح البانی)

"بلغ عورت کی نماز ڈوپٹہ (اوڑھنی) کے بغیر نہیں ہوتی"

یہ حدیث بھی اس کا بین ثبوت ہے کہ مرد کی ننگے سر نماز ہو جاتی ہے اس کیلئے ایسا کپڑا ضروری نہیں ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ دیتے مرد اور عورت کی نماز ننگے سر نہیں ہوتی۔

اب دلائل سے کوئی یہ مت سمجھے کہ ایک کپڑے میں نماز اس وقت درست تھی جب مسلمانوں کے پاس کپڑے کم تھے اور جب اللہ تعالیٰ نے وسعت دے دی تو سر ڈھانپنا واجب



ہوگا۔ اس بات کی حقیقت معلوم کرنے کیلئے ہم امیر المؤمنین ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھتے ہیں کیونکہ وہ یقیناً ہم سے بڑھ کر شریعت کو سمجھنے والے تھے ایسے ہی حالات میں کسی شخص نے ان سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سے زیادہ کپڑوں کو شمار کر لیا مگر ان میں سر ڈھانپنے والے کپڑے کا نام ہی نہیں (بخاری باب الصلوٰۃ فی التمیص والسر اویل)

امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو فراجی وسعت کے وقت بھی یہی سمجھ آئی کہ سر ڈھانپنا واجب نہیں۔ اب ان احادیث صحیحہ مرفوعہ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فہم کو ترک کر کے اپنی عقل کو سامنے رکھنا ہرگز انصاف نہیں۔
حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 02

محدث فتویٰ